تبصرے

حضرت صوفی منیری کے نثری کارنامے

از ڈاکٹر محمد طیب ابدالی، تقطیع کلاں، ضخامت ۲۳۸ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد -/۷۵ پتہ: کتاب منزل، سبزی باغ، پٹنہ - ۴

سید فرزند علی صوفی منیری (ولادت ۱۸۳۹ء، وفات ۱۹۰۰ء) منیر (پٹنہ، بہار) کے ایک اعلیٰ خانوادہ طریقت و معرفت کے چشم و چراغ اور خود بھی بلند پایہ عالم اور صاحب معرفت و طریقت تھے، درس و تدریس کے علاوہ روحانی تربیت و سلوک کا بھی مشغلہ رکھتے تھے، پھر اس پر "سونے پر سہاگہ" یہ کہ صاحب تصنیف و تالیف اور اردو فارسی دونوں زبانوں کے قادر الکلام شاعر شیوا بیان اور انشا پرداز بھی تھے، مرزا غالب سے رسم و راہ رکھتے اور اپنے کلام پر ان سے اصلاح لیتے رہتے تھے، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں نظم اور نثر میں متعدد وقیع کتابیں آپ کے قلم سے نکلیں، جن میں سے چند زیور طبع سے آراستہ ہو کر ارباب ذوق کے حلقہ میں مقبول ہو چکی ہیں اور چند اب تک بشکل مخطوطات خاندان میں محفوظ ہیں،

ڈاکٹر محمد طیب ابدالی جو خود اسی خاندان کے فرد فرید اور حضرت صوفی منیری کے ابن حفید ہیں، انھوں نے اردو میں پی ایچ۔ ڈی کرنے کا ارادہ کیا تو تحقیقی مقالہ "حضرت صوفی منیری کے نثری کارناموں" کو ہی موضوع بنایا، چنانچہ زیر تبصرہ کتاب

دبی ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ ہے، اور حق یہ ہے کہ لائق مرتب نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے، یہ کتاب چار ابواب پر تقسیم ہے، باب اول حضرت صوفی منیری کے عہد کے لئے مخصوص ہے اس سلسلہ میں سماجی، سیاسی، ادبی اور تہذیبی و تمدنی غرض کہ ہر قسم کے ماحول اور حالات گرد و پیش پر جامع اور سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، باب دوم میں صوفی منیری کے حالات یعنی ان کا خاندان، نام و نسب، تعلیم و تربیت، شادی، آل اولاد، عادات و خصائل، علمی و عملی کمالات، غالب کی اصلاحات، تلامذہ اور خلفاء، وفات، مزار اور عرس، ان سب کو بیان کیا گیا ہے، باب سوئم میں صوفی صاحب کی تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصنیفات کا مکمل تعارف کرایا گیا ہے، یہاں تک اگر ایک مخطوطہ کے چند نسخے ہیں یا کسی مطبوعہ کتاب کے کئی اڈیشن ہیں تو ان سب نسخوں اور اڈیشنوں میں باہم کیا اختلاف اور فرق ہے، لائق مرتب نے اس کو بھی بیان کیا ہے جس سے بعض بڑی اہم ادبی معلومات حاصل ہوتی ہیں، کتاب کا چوتھا باب صوفی منیری کی ایک معرکہ آرا کتاب راحت روح کے نہایت مفصل اور تنقیدی تجزیہ و مطالعہ کے لئے مخصوص ہے، اس لیے یہ باب کتاب کا سب سے زیادہ طویل باب ہے بھی۔ راحت روح نیم نثر مسجع میں ایک کہانی ہے جس میں تصوف اور اخلاق کی اعلیٰ تعلیمات کو تمثیل کے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ لائق مولف نے اس کہانی کا تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ کرنے کے سلسلہ میں، اردو ادب میں تصوف کی روایتیں، اردو نثر کا ارتقا اور اس کی روایتیں اور اسلوب، اردو نثر میں قصہ نگاری کا فن، رمزی اور ایمائی قصوں کی روایت، وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل اور فنکارانہ گفتگو کی ہے اور اس کے بعد راحت روح کا اس جیسی اردو کی دوسری رمزی کہانیوں: سب رس اور گلزار سرور سے مقابلہ و موازنہ کر کے اس پر بحث کی گئی ہے کہ فنی طور راحت روح کا مرتبہ و مقام اردو کی مشہور رمزی کہانیوں میں کیا ہے، یہ پوری بحث نہایت دلچسپ اور بصیرت افروز ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ موضوع سخن نثر ثقت و